100703-کیا لڑکی کسی نیک و صالح شخص کو کہہ سکتی ہے کہ اس کے لیے خاوند تلاش کرے ؟

سوال

دین کا التزام کرنے والی ایک لڑکی نیک و صالح نوجوان سے شادی کرنا چاہتی ہے، کیونکہ اس کے لیے جتنے رشتے آئیں گے غالبا وہ دیندار نہیں، اس لڑکی نے اپنی مشکل ایک عالم دین کے سامنے پیش کی اور یہ بھی ایک لیٹر کے ذریعہ تھی.
عالم دین نے ایک کاغذ پر کچھ سوالات لکھ کر دیے کہ اس کے جواب دیے جائیں جس میں لڑکی اوصاف اور نسب اور خاوند کے بارہ میں صفات طلب کی گئی تھیں، وہ عالم دین ہماری شادی کسی نیک و صالح اور دین والے نوجوانوں کے ساتھ کرنا چاہتا ہے.
کیا اس لڑکی کو یہ قدم اٹھانا چاہیے یا نہیں ؟ کیونکہ کئی ایک مشکلات کا سامنا ہے، سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ لڑکی کے گھر والوں کا اس کا علم نہیں، اسے خدشہ ہے کہ کہیں اس رشتہ سے انکار نہ کر دیا جائے.
یہ علم میں رہے کہ لڑکی کی عمر ابھی بیس برس ہے، برائے مہربانی آپ اس کے لیے جو بھی رائے مناسب سمجھتے ہیں اس کے ساتھ لڑکی کی راہنمائی کر کے اللہ تعالی سے اجر و ثواب حاصل کریں.

پسندیدہ جواب

اول :

عورت کے لیے شادی کا مطالبہ کرنا اور نیک و صالح خاوند تلاش کرنے میں کوئی حرج نہیں؛ خاص کر اس دور میں جبکہ فتنہ و فساد کی بھرمار ہو چکی ہے، بلکہ یہ تو اس کے کمال عقل اور حسن تصرف کی دلیل ہے.

امام بخاری رحمہ اللہ نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ :

" ایک عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آ کر اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے کہنے لگی : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو میری ضرورت ہے ؟

انس رضی اللہ تعالی عنہ کی بیٹی کہنے لگی : یہ کتنی بے شرم اور بے حیاء ہے ہائے کتنا غلط کام ہے کتنا غلط ہے.

وہ کہنے لگے : وہ تجھ سے بہتر تھی، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں رغبت رکھی تو اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کر دیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5120).

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس پر باب یہ باندھا ہے کہ :

" عورت کا اپنے آپ کو نیک و صالح شخص پر پیش کرنا "

عینی رحمہ اللہ عمدۃ القاری میں رقمطراز ہیں :

انس رضی اللہ تعالی عنہ کا اپنی بیٹی کو یہ کہنا کہ :

"وہ تجھ سے بہتر تھی"

اس بات کی دلیل ہے کہ عورت اپنے آپ کو کسی نیک وصالح شخص پر پیش کر سکتی ہے، اس شخص کے علم وفضل کی بنا پر عورت کی اس میں رغبت کی بنا پر، یا پھر علم و شرف یا کسی دینی خصلت کی وجہ سے عورت اپنے آپ کو پیش کر سکتی ہے، اور اس میں کوئی عار نہیں، بلکہ یہ تو اس عورت کے فضل پر دلالت کرتا ہے.

اور انس رضی اللہ تعالی عنہا کی بیٹی نے ظاہری صورت کو دیکھا تھا، اسے اس معنی کا ادراک اس وقت تک نہیں ہوا جب تک انس رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے "وہ تجھ سے بہتر تھی" کے الفاظ نہیں بولے.

لیکن جو عورت اپنے آپ کی کسی شخص پر دنیاوی غرض کی وجہ سے پیش کرتی ہے تو یہ سب سے قبیح اور فحش معاملہ ہے" انتہی

دیکھیں : عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری (113/20).

دوم :

شادی کے معاملہ میں کسی نیک وصالح شخص سے معاونت حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں، مثلا یہ کہ کوئی عورت اپنا معاملہ کسی قابل بھروسہ اور ثقہ نیک وصالح شخص پر پیش کرے کہ وہ اس کی شادی کرانے میں مدد کرے، اور جب اس عورت کے لیے آنے والے رشتوں میں کوئی بھی نیک وصالح شخص نہ ہو تو پھر اس کی معاونت کی ضرورت پیش آ سکتی ہے.

اس وقت کچھ قواعد وضوابط کی شرط ہے کہ ان پر عمل کیا جائے :

وہ شخص جو واسطہ بن رہا ہے وہ عورت کی تفصیلی صفات مطلع نہ ہو بلکہ اس کے عمومی امور کو ہی جاننا کافی ہے کہ عورت کا حسب و نسب کیا ہے، اور اس کی تعلیم اور کیا کام کرتی ہے، رہا یہ کہ وہ خوبصورت ہے یا نہیں یا اس طرح کے دوسرے امور تو بہتر یہی ہے کہ وہ اسے اپنی بیوی یا بہن وغیرہ کے ذریعہ معلوم کرے تا کہ حتی الامکان فتنہ سے دور رہا جائے.

ان صفات کو معلوم کرنے کے بعد جو کوئی بھی اس عورت کا رشتہ حاصل کرنا چاہے تو اسے عورت کے گھر والوں سے رابطہ کرنا چاہیے، لیکن وہ خود عورت سے رابطہ نہ کرے، اصل یہی ہے اور پھر اس عورت کے لیے بھی احتیاط اسی میں ہے کہ وہ براہ راست اس شخص سے رابطہ مت کرے جو اس کا رشتہ حاصل کرنا چاہتا ہے، اور درمیان میں واسطہ بننے والے کو چاہیے کہ وہ ایسا شخص اختیار کرے جسے آپ کا ولی قبول بھی کر لے، اور وہ اس سلسلہ میں حسب و نسب اور معاشرتی برابری کا بھی خیال رکھے؛ تا کہ رشتہ کی طلب بار بار نہ ہو اور نہ ہی بار بار رشتہ سے انکار کیا جائے.

جو شخص کسی عورت سے منگنی کا پختہ عزم رکھتا ہو اس کے لیے عورت کے علم اور لاعلمی دونوں صورتوں میں دیکھنا جائز ہے، تا کہ وہ اس کا رشتہ حاصل کرنے کا عزم کر سکے.

آپ کو چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی سے نیک وصالح خاوند کے حصول کی دعا مانگتی رہیں، اور اپنے کچھ کرنے سے قبل استخارہ ضرور کریں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور اس عورت کو توفیق سے نوازے اور سیدھی راہ دکھائے.

واللہ اعلم.